بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب ؒ

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم ؒ
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ ؒ امروہوی
(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ
دعاگو

احقر الزمن سید ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دسمبر ۲۰۰۳ء بار سوم

ہدیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

خدمت ہوا تھا وہ بھی حضرت کو دیکھ کر کانپ گیا حالانکہ حضرت بڑے متواضع اور محبوب القلوب تھے۔

قبائل اسد و غطفان نے مدینہ پر حملہ کا ارادہ کیا لیکن کچھ ایسا رعب ان پر چھایا کہ حملہ نہ کر سکے۔

جمیل بن معمر فہری کہا کرتا تھا میرے سینے میں دو دل ہیں میں محمدؐ سے زیادہ عقلمند ہوں قریش اس کو ذو قلبین کہا کرتے تھے یوم بدر ابوسفیان نے اسے دیکھا کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں پوچھا یہ کیا حال ہے اس نے کہا شکست ہو گئی اس نے کہا یہ ایک جوتا ہاتھ میں اور ایک پیر میں کیوں ہے اس نے کہا یہ سب ہیبت محمدؐ کا اثر ہے۔

اور واضح دلیل آپ کی نبوت کی یہ ہے کہ آپ لوگوں کے دل کی چھپی ہوئی باتوں کو بتا دیتے تھے اور جو لوگ آپ کی شریعت سے خارج تھے ان کے قتل ہونے مارے پیٹے جانے اور قید ہونے کی خبر دیتے تھے اور بعض اقارب کی بعض سے قطع محبت کی۔

آنحضرتؐ کا اعجاز

جب حضرت غار ثور میں پوشیدہ تھے تو ابو کرز خزاعی نشان قدم کو پہچانتا ہوا باب غار تک پہنچا اور کہنے لگا یہ یقیناً نشان قدم محمدؐ ہے اور یہ قدم کا نشان ابو قحافہ یا اس کے بیٹے کا ہے اس جگہ سے یہ لوگ آگے نہیں بڑھے یا آسمان پر چڑھ گئے یا زمین میں سما گئے۔ خدا نے ایک فرشتہ بصورت انسان وہاں بھیجا جو غار کے دروازہ پر کھڑا کہہ رہا تھا۔ یہاں تو ہیں نہیں آس پاس کی گھاٹیوں میں تلاش کرو۔ خدا نے ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے کہ جو تلاش کرنے والے وہاں آئے انہیں نشان قدم کا پتہ ہی نہ چلا۔ غار کا منہ تنگ تھا لیکن جب حضور داخل ہوئے تو کشادہ ہو گیا اور داخلے کے بعد پھر تنگ ہو گیا۔

زید بن ارقم اور انس ابن مالک سے مروی ہے کہ غار کے دہانے پر ایک درخت پھوٹ نکلا اور مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتروں نے اپنا آشیانہ غار پر بنا لیا تاکہ اندر جانے کا گمان ہی باقی نہ رہے۔

خطبۂ قاصعہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت نے ایک درخت سے فرمایا اگر تو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور مجھے خدا کا رسولؐ جانتا ہے تو اپنی جگہ سے اکھڑ آ اور باذن خدا میرے سامنے کھڑا ہو جا بس قسم اس خدا کی جس نے آنحضرت کو مبعوث برسالت کیا کہ وہ اپنی جگہ سے اکھڑا اور راستے میں ایک آواز پیدا ہوئی اور طائر کے دونوں بازوؤں کی طرح ان کی شاخیں دونو طرف پھیل گئیں یہاں تک کہ وہ حضرت کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اس کی بعض بلند شاخیں آنحضرتؐ کے سامنے جھک گئیں اور بعض میرے شانوں پر۔ جب قوم نے یہ دیکھا از راہ تمردی کہنے لگے اسے حکم دیجئے کہ آدھا آپ کے پاس آئے حضرت نے حکم دیا وہ بیچ میں سے دو ہو کر آپ کے پاس چلا آیا پھر وہ کہنے لگے اس سے کہیے کہ اپنے بقیہ آدھے سے جا ملے چنانچہ یہ بھی ہو گیا تو انہوں نے کہا یہ شخص ساحر کذاب ہے۔

ابن عباس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے کہا کیا تم کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے فرمایا بے شک انہوں نے کہا اچھا تو اس درخت کو میرے پاس بلا دیجئے۔ حضرت نے بلایا تو آ گیا اور آپ کے سامنے جھک گیا یہ دیکھ کر ابو طالب نے کہا میں گواہی